نہیں کیا جاسکتا‘‘۔(ص ۷)

مصنفہ نے مفید سائنسی معلومات کو پُرتجسس، عام فہم، رواں دواں اور دل چسپ انداز میں پیش کر کے قابلِ قدر کاوش کی ہے۔ کہانیوں میں ادبی محاسن کے ساتھ ساتھ سماجی اور اَخلاقی اقدار کا بھی بطورِ خاص خیال رکھا گیا ہے۔ تاہم، حیرت کی بات یہ ہے کہ پاکستانی بچوں کے لیے لکھی گئی ان کہانیوں کے کردار اور ماحول، ترقی یافتہ ممالک سے مستعار لیے گئے ہیں اور وہ بھی طبقہ اشرافیہ کے، جس سے یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ شاید سائنسی انکشافات ترقی یافتہ ممالک کے متمول خاندانوں کے بچوں کے چونچلے ہیں جن کا پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کا عام بچہ متحمل نہیں ہوسکتا۔(حمید اللہ خٹک)

انتظار (افسانوں کا مجموعہ)، نجمہ ثاقب۔ ناشر: ادبیات، رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۲۳۲۷۸۸-۰۴۲۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۲۷۵ روپے۔

ادب، دل و دماغ کو متاثر کر کے نئی طرز پر استوار کرنے کا نام ہے۔ جو ادب دل و دماغ کی اصلاح کا کام کرے، نیکی اور خیر کے جذبات کو فروغ دے اور پروان چڑھائے وہی اعلیٰ اور تعمیری ادب ہے۔ صرف معاش اور جذبات و خیالات کی تسکین، آسودگی اور انگیخت کے لیے تخلیق کیا جانے والا ادب تعمیری اور اعلیٰ ادب قرار نہیں پاسکتا۔

انتظار، نجمہ ثاقب کے ۱۴ افسانوں کا مجموعہ ہے۔ ہر افسانہ اپنی جگہ دل چسپی کا سامان لیے ہوئے ہے۔ بعض افسانے تقسیم برعظیم سے پہلے ہندو مسلم فسادات، بعض خالص دیہاتی ماحول و معاشرے اور بعض سماجی و معاشرتی رہن سہن میں پائی جانے والی خرابیوں کو اُجاگر کرتے نظر آتے ہیں۔

مصنفہ کا اندازِ بیان گرفت میں لے لینے والا، مربوط اور گہرائی پر مبنی ہے۔ افسانوں کے عنوانات، زبان و بیان، اسلوب، محاوروں کا استعمال، گہرے اور جان دار انداز و مشاہدے کا آئینہ دار ہے۔ آنکھوں سے کیے گئے مشاہدے کو الفاظ کا ایسا جامہ پہنایا گیا ہے کہ دل چسپی اور تجسّس آخر تک برقرار رہتا ہے اور نہ افسانہ چھوڑنے کو جی چاہتا ہے اور نہ کتاب۔ ’گیارھواں کمّی‘ ہو یا ’اُدھوری کہانی‘، ’کنگن‘ ہو یا ’ابابیلیں‘، تمام کہانیاں فنی و تکنیکی اعتبار سے عمدہ ہیں جن کے مطالعے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ اچھا ادب اور تخلیق، نیکی و خیر کے جذبات کو کیسے پروان چڑھاتا ہے۔ اسلامی ادبی محاذ پر ان افسانوں کو تازہ اور خوش گوار ہوا کا جھونکا قرار دیا جاسکتا ہے۔(عمران ظہور غازی)